سورة البقرة

آيات ٢٢٢ - ٢٢٨

وَ يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡمَحِيۡضِ ؕ قُلۡ هُوَ اَذًى ۙ فَاعۡتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الۡمَحِيۡضِ ۙ
وَلَا تَقۡرَبُوۡهُنَّ حَتّٰى يَطۡهُرۡنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرۡنَ فَاۡتُوۡهُنَّ مِنۡ حَيۡثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ
ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيۡنَ وَ يُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّكُمۡ ۪
فَاۡتُوۡا حَرۡثَكُمۡ اَنّٰى شِئۡتُمۡ وَقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّكُمۡ
مُّلٰقُوۡهُ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجۡعَلُوا اللّٰهَ عُرۡضَةً لِّاَيۡمَانِكُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡا
وَتَتَّقُوۡا وَتُصۡلِحُوۡا بَيۡنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ
بِاللَّغۡوِ فِىۡۤ اَيۡمَانِكُمۡ وَلٰـكِنۡ يُّؤَاخِذُكُمۡ بِمَا كَسَبَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ
حَلِيۡمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِيۡنَ يُؤۡلُوۡنَ مِنۡ نِّسَآئِهِمۡ تَرَبُّصُ اَرۡبَعَةِ اَشۡهُرٍ ۚ فَاِنۡ فَآءُوۡ
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَاِنۡ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَ
الۡمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوۡٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنۡ يَّكۡتُمۡنَ مَا
خَلَقَ اللّٰهُ فِىۡۤ اَرۡحَامِهِنَّ اِنۡ كُنَّ يُؤۡمِنَّ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ

وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِىْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ
الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
ع
٢٢٨

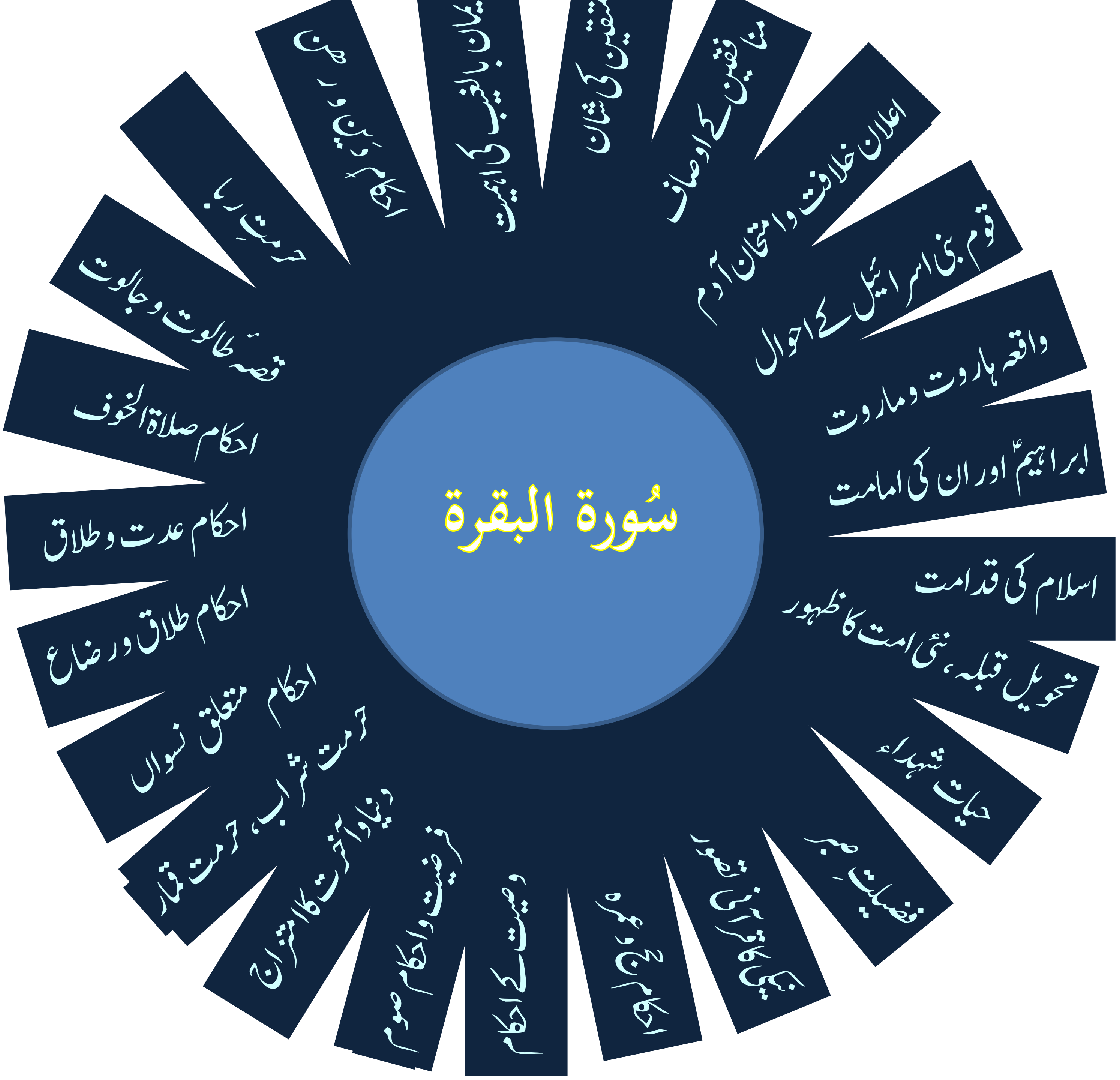
سُورة البقرة
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دَین و رہن
ایمان بالغیب کی اہمیت

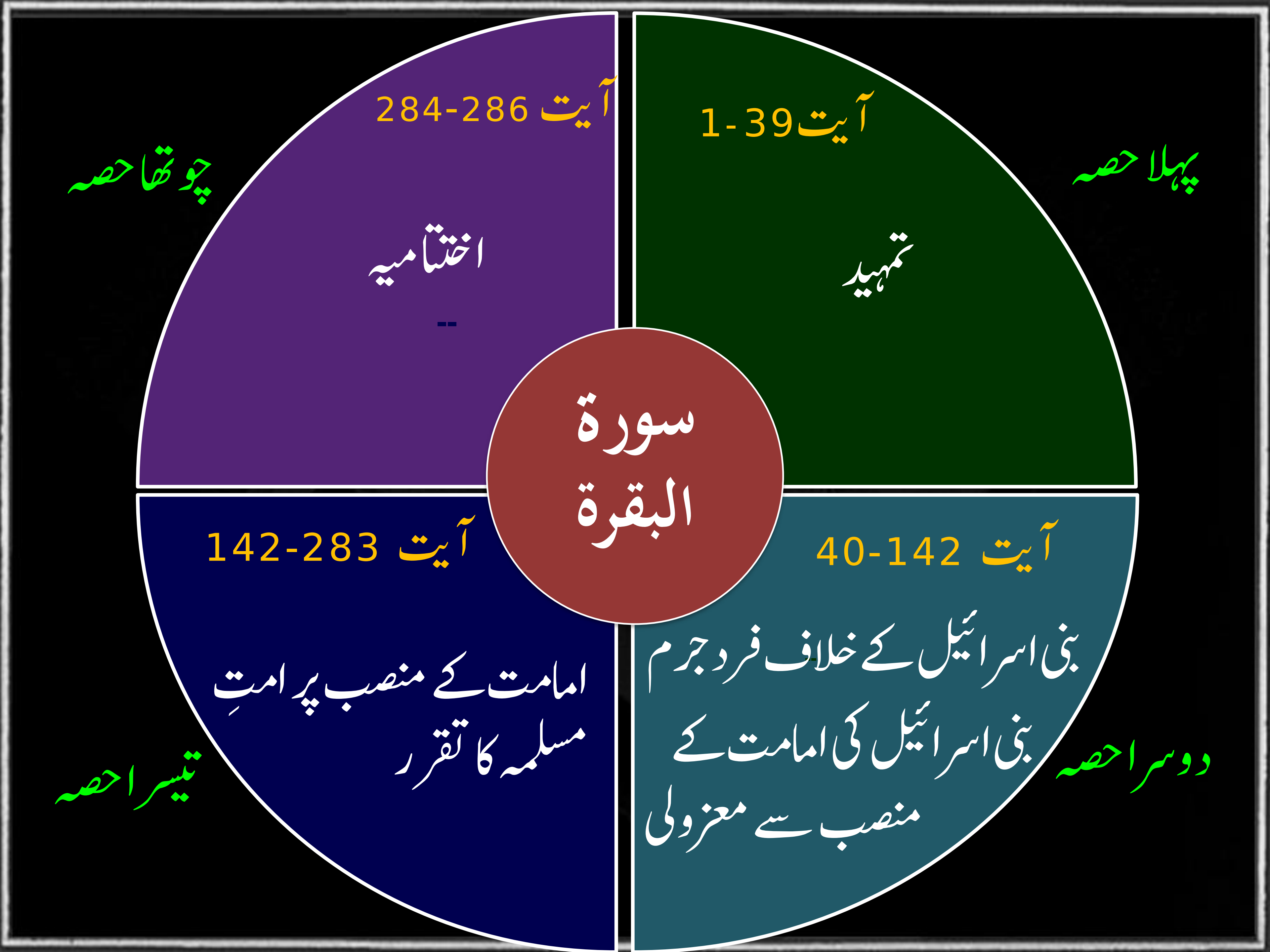

سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دو

- امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ
- نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام
عقیدۂ توحید
- حلال و حرام کے احکام
- نیکی کا تصور (روح)
معاشرت کے مختلف احکام
- جہاد، انفاق اور حج کے احکام -
کامل اسلام کا مطالبہ
- مزید معاشرتی احکام
شراب، یتامیٰ، ایلاء
نکاح، مہر، حیض..
- جہاد اور انفاق کا ذکر
چوتھی مرتبہ
- معاملات
سود، قرض، رہن کے احکام

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ - اور وہ پوچھتے ہیں آپ سے حیض کے متعلق

(ح ي ض)

حَاضَ يَحِيْضُ ، حَيْضًا ۔ کسی مائع کا بہہ نکلنا، جاری ہونا

حیض ۔ عورت کو ماہواری کا خون بہنا

محیض ۔ خون جاری ہونے کا وقت یا جگہ ۔ حیض

قُلْ هُوَ اَذًى - آپ کہہ دیجیے وہ ایک تکلیف ہے

(ا ذ ي)

اذی ۔ ہر وہ ضرر جو ذی روح یا جسم کو پہنچے خواہ وہ دنیوی ہو یا اخروی

اردو میں ۔ اذیت، ایذا، موذی

فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ - پس تم الگ رہو عورتوں سے

(ع ز ل)

اِعتَزَلَ يَعْتَزِلُ ، اِعْتِزَالاً ۔ الگ ہونا، چھوڑ دینا، ہٹا لینا (VIII)

اردو میں ۔ عزل، معزول، عزلت، معتزلہ

معتزلہ: متکلمین کا فرقہ جو اہل سنت والجماعت کے عقائد سے الگ ہونے کے باعث معتزلہ کہلایا

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ

فِی الْمَحِيْضِ - حیض میں

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ - اور نہ قریب جاؤ ان کے

حَتّٰى يَطْهُرْنَ - یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں

ناپاکی کی حالت ختم ہو جائے

فَاِذَا تَطَهَّرْنَ - پس جب وہ پاک ہو جائیں

وہ نہا دھو کر پاکیزگی کی حالت میں آ جائے

يَطْهُرْنَ اور تَطَهَّرْنَ معنوی اعتبار سے دونوں ایک ہیں۔ دونوں کا معنی ہے " کہ وہ عورتیں پاک ہو جائیں " لیکن عربی زبان کا ایک اصول ہے کہ كَثْرَةُ الْاَلْفَاظِ تَدُلُّ عَلٰى كَثْرَةِ الْمَعْنٰى - الفاظ کی زیادتی معنی کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔

تَطَهَّرْنَ میں چونکہ الفاظ زیادہ ہیں اس لیے اس کی طہارت اور صفائی میں بھی یقینا زیادتی ہو گی۔ اور وہ زیادتی یہ ہے کہ خون بند ہو جانے کے بعد وہ عورتیں غسل بھی کر لیں۔ اگرچہ خون بند ہو جانے کے بعد میاں بیوی کو قربت کی اجازت ہے لیکن صحیح اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ نہانے دھونے کے بعد میاں بیوی کو ایک دوسرے کی قربت سے فائدہ اٹھائیں۔

فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾

فَاْتُوْهُنَّ ۔ تو آؤ ان کے پاس

مِنْ حَيْثُ ۔ جہاں سے

اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۔ حکم دیا تم کو اللہ نے

اِنَّ اللّٰهَ ۔ بے شک اللہ تعالیٰ

يُحِبُّ ۔ پسند کرتا ہے

التَّوَّابِيْنَ ۔ بار بار توبہ کرنے والوں کو

وَيُحِبُّ ۔ اور وہ پسند کرتا ہے

الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ خود کو پاک رکھنے والوں کو

وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَ لَا
تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿٢٢٢﴾

اور وہ پوچھتے ہیں آپ سے حیض کے متعلق آپ کہہ دیجیے وہ تکلیف دہ ہے پس الگ رہا کرو عورتوں سے حیض کی حالت میں اور نہ نزدیک جایا کرو ان کے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں ۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو جاؤ ان کے پاس جیسے حکم دیا ہے تمہیں اللہ نے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے صاف رہنے والوں کو

They ask thee concerning women's courses. Say: They are a hurt and a pollution: So keep away from women in their courses, and do not approach them until they are clean. But when they have purified themselves, ye may approach them in any manner, time, or place ordained for you by Allah. For Allah loves those who turn to Him constantly and He loves those who keep themselves pure and clean.

محمد اقبال

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ ھُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ

سوال کا پس منظر

- قرآن کریم انسانی زندگی کے لیے ایک ہدایت نامہ ہے۔ جس میں زندگی کی تمام ضروریات اور تمام احساسات کے حوالے سے رہنمائی مہیا کی گئی ہے
- نکاح، طلاق، عدت اور وراثت کے مسائل کا چونکہ بہت حد تک انحصار ایام ماہواری میں میاں بیوی کے تعلق اور اس کی حدود پر ہے۔ اس لیے یہ بہت اہمیت کا حامل امر ہے
- تمام مذاہب میں مشترک امر۔ عورتوں کے ایام مخصوص میں میاں بیوی کو قربت اختیار نہیں کرنا چاہیے، لیکن اس میں بہت زیادہ افراط و تفریط موجود تھی
- ہندوؤں اور یہود میں ۔ عورت ان دنوں چونکہ ناپاک ہے اس کا عائلی زندگی کا کوئی تعلق بھی نہیں ۔قریب نہیں بیٹھ سکتی، چھو نہیں سکتی، کھانا نہیں پکا سکتی، برتنوں کو نہیں چھو سکتی.......
- عیسائیت میں سینٹ پال نے جس طرح شریعت ختم کی، حلال و حرام کی پابندیاں ختم ہوئیں تو ان دنوں کی پابندیاں، گندگی اور ناپاکی کا احساس بھی جاتا رہا اور دوسری انتہا تھی

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ ھُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ

- اس آیت کریمہ میں :
- پہلی بات۔ حیض ایک تکلیف ہے اور نجاست ہے (نجاست یا گندگی خون کی وجہ سے)
- دوسری بات -ان دنوں میں عورت کی کیفیت، صحت سے زیادہ بیماری کے قریب سمجھنا چاہیے اس کی طبیعت میں اعتدال نہیں رہتا، جذبات میں شدت اور چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے
- أَذًى کے لفظ سے یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ ان دنوں میں بیوی سے نہایت سازگاری رکھنے کی کوشش کرو، اس کی طرف سے اگر کوئی ناموافق بات بھی سامنے آئے تو برداشت کرنے کی کوشش کرو۔ اس کو نارمل سمجھ کر اس سے معتدل اور ہموار ردعمل کی توقع مت کرو
- اس حالت میں خون جاري ہونے کی وجہ سے اس کی (جسمانی) قربت اختیار نہ کرو جب تک وہ پاک نہ ہو جائے، لیکن باقی ہر طرح کی قربت اور ہر طرح کے معاملات میں شرکت اور ساتھ اٹھنا بیٹھنا، گھر کا کام کاج کرنا، کھانا پکا کے دینا، بچوں اور شوہر کی خدمت کرنا، اس طرح کی کسی بات پر کوئی پابندی نہیں
- عورت کو یہ وقار، عزت اور انسانیت کے لیے یہ سہولت اسلام نے عطا فرمائی ہے دوسرے مذاہب نے اسے بالکل چھین رکھا تھا (ہے)

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

حرث - بیج ڈالنے کی جگہ - کھیتی

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ - تمہاری عورتیں کھیتی ہیں تمہاری

فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ - پس تم لوگ آؤ اپنی کھیتی میں

اَنّٰى شِئْتُمْ - جیسے تم چاہو

وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ - اور آگے بھیجو اپنے لیے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ - اور تم تقویٰ اختیار کرو اللہ کا

وَاعْلَمُوْٓا - اور جان لو

اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ - کہ تم اس سے ملاقات کرنے والے ہو

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ - اور بشارت دے دو ایمان لانے والوں کو

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ
وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ (۲۲۳)

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں، تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ، اور اپنے لیے آگے بھیجو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور خوب جان لو کہ تمہیں اس سے لازماً ملنا ہے، اور ایمان والوں کو خوشخبری دے دو

Your women are a tilth for you (to cultivate) so go to your tilth as you will, and send (good deeds) before you for your souls, and fear Allah, and know that ye will (one day) meet Him. Give glad tidings to believers, (O Muhammad pbuh) .

نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّكُمۡ ۠ فَاۡتُوۡا حَرۡثَكُمۡ اَنّٰى شِئۡتُمۡ ۡ وَقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّكُمۡ مُّلٰقُوۡهُ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

زوجین کے تعلق کی حقیقت اور اس کے تقاضے

- شوہر کے لیے اس کی بیوی کی حیثیت کیا ہے اور اسے شوہر ہونے کی حیثیت سے اس کے ساتھ کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیے ؟ اس آیت میں جامعیت کے ساتھ اس سوال کا جواب دیا گیا ہے
- " بیویاں تمہارے لیے کھیتی کی مانند ہیں " یہ بہت ساری باتوں کا حامل ایک استعارہ ہے
- حرث کا اطلاق کھیت پر بھی اور کھیتی پر بھی (پھر فصل پر بھی اور باغ پر بھی- یہ بھی حرث میں)
- میاں و بیوی کے درمیان کھیت اور کسان کا سا تعلق (کھیتی کے حوالے سے کسان کی ذمہ داریاں)
- کھیت میں کسان محض تفریح کے لیے نہیں جاتا، بلکہ اس لیے جاتا ہے کہ اس سے پیداوار حاصل کرے۔ نسل انسانی کے کسان کو بھی انسانیت کی کھیتی میں اس لیے جانا چاہیے کہ وہ اس سے نسل کی پیداوار حاصل کرے
- اپنے مستقبل کی فکر کرو اور اپنی نسل اور نسل انسانی کے قافلے کو آگے بڑھنے میں مدد دو، ان کو دین، اخلاق اور آدمیت کے جوہروں سے آراستہ کرنے کی کوشش کرو اگر ان دونوں فرائض کے ادا کرنے میں تم نے قصداً کوتاہی کی، تو اللہ تم سے بازپرس کرے گا۔

وَلَا تَجۡعَلُوا اللّٰهَ عُرۡضَةً لِّاَیۡمَانِکُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡا وَ تَتَّقُوۡا وَ تُصۡلِحُوۡا بَیۡنَ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۲۴﴾

وَلَا تَجۡعَلُوا اللّٰهَ - اور نہ تم بناؤ اللہ کو

عُرۡضَةً - رکاوٹ (ع ر ض) عرض - بنیادی طور پر کسی چیز کی چوڑائی کے معنی میں

چوڑائی والا پہلو - ایک جانب کا اظہار ⬅ اَعرَض ۱- پہلو پھیرنا ۲- پیش کرنا

پیش کرنے سے - ہر وہ چیز جو بہت نمایاں ہو عَارِض ۱- بادل (پھیلا ہوا) ۲- رخسار

عَارِض سامنے آکر آڑ بن جانے والی چیز کے معنی میں بھی ایسی چیز عُرْضة ہے

ان معانی میں مرض کو عارضہ کہا جاتا ہے کہ وہ صحت کے سامنے آڑ (رکاوٹ) بن گیا ہے

حلق میں کسی چیز کے پھنس جانے کے لیے لفظ اعترض - اعترض الشيء في حلق

اس سے اردو لفظ اعتراض ع ر ض مادہ میں "بے ثبات چیز" کے معنی بھی - عارضی

اردو میں - عرض، عارضی، اعتراض، عارضہ، تعرّض، معترض، تعریض، عارض

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا وَ تُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

لِّاَيْمَانِكُمْ - اپنی قسموں کے لیے

ایمان - یمین کی جمع (قسم)

اَنْ تَبَرُّوْا - تم حسن سلوک (نہ) کرو

(ب ر ر)

بَرَّ يَبُرُّ ، بَرًّا - اچھا کام کرنا - اللہ کا، والدین کا نیکوکار

وَ تَتَّقُوْا وَ تُصْلِحُوْا - اور تقویٰ (نہ) کرو اور اصلاح (نہ) کرو

بَيْنَ النَّاسِ - لوگوں کے درمیان

وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ - اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا وَ تُصْلِحُوْا
بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

اللہ کو اپنی قسموں کی رکاوٹ نہ بناؤ کہ تم احسان نہیں کروگے یا حدودِ الٰہی کا
احترام نہیں کروگے یا لوگوں کے درمیان صلح نہیں کراؤگے اور اللہ تعالیٰ
خوب سننے والا جاننے والا ہے

And make not Allah's (name) an excuse in your oaths against doing good, or acting rightly, or making peace between persons; for Allah is One Who hears and knows all things.

محمد اقبال

وَلَا تَجۡعَلُوا اللّٰهَ عُرۡضَةً لِّاَيۡمَانِكُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡا وَ تَتَّقُوۡا وَ تُصۡلِحُوۡا بَيۡنَ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۲۴﴾

معاشرے میں قسم کی اہمیت

- انسانی معاشرے میں معاشرتی، سماجی اور سیاسی معاملات میں قسم کی ہمیشہ ضرورت پڑتی ہے۔ ہر معاشرے میں جس نام کی قسم کھائی جاتی ہے اس کا خاص احترام ملحوظ خاطر ہوتا ہے۔
- آگے ایسے سماجی مسائل کا ذکر ... جن میں قسم کی نوبت آجاتی ہے اس لیے یہاں قسم کی اہمیت..
- اللہ کی قسم کھانا چونکہ اسے گواہ ٹھہرانا ہے، لہٰذا اول تو کوئی ایسی قسم کھانی نہیں چاہیے جس سے اللہ یا اس کے بندوں کے حقوق تلف ہوتے ہوں، لیکن اس طرح کی قسم اگر اتفاق سے کوئی شخص کھا بیٹھے تو اسے توڑ دینا چاہیے (اور قسم توڑنے کا کفارہ ادا کرے) ۔ ۵/۸۹
- (قسم توڑنے کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا انہیں کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا یا تین دن کے روزے رکھنا ہے)
- اللہ تعالیٰ کے عظیم نام کو استعمال کرتے ہوئے ایسی قسمیں مت کھاؤ جو نیکی و تقویٰ اور مقاصد اصلاح کے خلاف ہوں

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ وَلٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ بِمَا کَسَبَتۡ قُلُوۡبُکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿۲۲۵﴾

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ - نہیں پکڑتا تمہیں اللہ

بِاللَّغۡوِ - بے سوچی سمجھی بات پر

لغو - بلا سوچی سمجھی بات، فضول بات

فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ - تمہاری قسموں میں

وَلٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ - اور لیکن پکڑتا ہے تمہیں

بِمَا کَسَبَتۡ - اس پر جو کمایا (قصد کیا)

قُلُوۡبُکُمۡ - تمہارے دلوں نے

وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ - اور اللہ بے انتہا بخشنے والا ہے

حَلِیۡمٌ - بہت تحمل والا (بردبار) ہے

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۲۲۵﴾

حلیم - وہ جو جلد باز نہ ہو، کسی بھی عمل کے مقابلے میں فوری رد عمل کا اظہار نہ کرے وہ جسے اپنے اعصاب پر پورا قابو ہو، اور ٹھنڈے دماغ سے فیصلہ کرے، وہ جو جذبات سے مغلوب نہ ہو

اس کی نسبت اللہ کی طرف بھی اور بندوں کی طرف بھی

خدا کا حلیم ہونا - وہ گناہگاروں کی سزا میں جلدی نہیں کرتا، اپنی مخلوق پر ظاہری اور پوشیدہ انداز میں اپنی رحمت نازل کرتا رہتا ہے اور ان کی نافرمانیوں اور مخالفت کے باوجود ان شفقت کرتا ہے اور ان کی کوتاہیوں سے درگذر کرتا ہے

حلم کی کمی سے - ایک عام شخص جلد غصے، چڑچڑاہٹ، بدمزاجی، عدم برداشت، ڈپریشن اور مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے اسی کی بنا پر شادیاں ناکام ہو جاتیں، گھر اجڑ جاتے، خاندان فساد کا شکار ہو جاتے، ریاست انتشار کا شکار ہو جاتی اور معاشرے باہمی فسادات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

جو قسمیں بغیر کسی ارادے کے محض تکیہ کلام کے طور پر زبان سے ادا ہو جاتی ہیں ان پر تو مواخذہ نہ ہو گا لیکن جو قسمیں پختہ عزم اور دل کے ارادے سے کھائی گئی ہیں، یا جنکے ذریعے سے کوئی عہد و پیمان باندھا گیا ہے، یا جن سے حقوق و فرائض پر کوئی اثرات مترتب ہوتے ہیں یا وہ خدا کی کسی تحلیل و تحریم پر اثر انداز ہو سکتی ہیں، ان پر لازماً گرفت ہو گی

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِكُمۡ وَ لٰكِنۡ یُّؤَاخِذُكُمۡ بِمَا
كَسَبَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿۲۲۵﴾

اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں پکڑے گا تمہاری لایعنی قسموں پر، لیکن تمہیں
پکڑے گا ان قسموں پر جن کا ارادہ تمہارے دلوں نے کیا ہے، اللہ بہت
بخشنے والا بردبار ہے

Allah will not call you to account for thoughtlessness in your oaths, but for the intention in your hearts; and He is Oft-forgiving, Most Forbearing.

محمد اقبال

لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِن فَآءُو فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٢٦﴾

لِلَّذِينَ - ان لوگوں کے لیے جو

يُؤْلُونَ - قسم کھاتے ہیں (قطع تعلق کی)

مِن نِّسَآئِهِمْ - اپنی عورتوں سے

تَرَبُّصُ - انتظار کرنا ہے

أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ - چار مہینے کا

فَإِن فَآءُو - پھر اگر وہ لوٹ آئیں

فَإِنَّ اللهَ - تو یقیناً اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ - بے انتہا بخشنے والا ہے بہت رحم کرنے والا ہے

(أ ل و)

آلَى يُؤْلِي ، إيلاءً - کوئی کام نہ کرنے کی قسم کھانا (بیوی کے پاس نہ جانے کی) (IV)

إيلاء: بیوی سے ازدواجی تعلق نہ رکھنے کی قسم

(ف ي أ)

فَاءَ يَفِيءُ ، إفاءةً :سائے کا واپس لوٹنا

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢٦﴾

جو لوگ اپنی عورتوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا بیٹھتے ہیں ان کے لیے
چار مہینے کی مہلت ہے، اگر وہ رجوع کر لیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

For those who take an oath for abstention from their wives, a waiting for four months is ordained; if then they return, Allah is Oft-forgiving, Most Merciful.

محمد اقبال

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ج فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢٦﴾

ایلاء کی وضاحت

- قسم کی وضاحت کے بعد اب ایک ایسے شرعی مسئلے کو بیان جس کا زیادہ تر تعلق قسم سے ہے
- زمانۂ جاہلیت میں اسے ایلاء کہا جاتا تھا اور اسلامی شریعت نے بھی اسی نام کو باقی رکھا ہے۔
- قبل از اسلام عربوں میں۔ جب کبھی میاں بیوی میں اختلاف پیدا ہو جاتا اور شوہر اپنی بیوی کو چھوڑنا بھی نہ چاہتا تو وہ عموماً اس سے ترک تعلق کا اعلان کر دیتا - اپنی تنہائی سے اسے خارج کر دیتا، گھر کے کام کاج اس سے لیے جاتے، لیکن اس کی بیوی کی حیثیت اس طرح ختم کر دی جاتی کہ وہ گھر میں صرف ایک نوکرانی بن کر رہ جاتی (عورت کے لیے ایک بدترین سزا)
- اس ترکِ تعلق پہ اللہ کی قسم کھا کر اسے پختہ کر دیا جاتا
- اس بگاڑ کا یہاں ضابطہ مقرر کر دیا گیا ہے چار مہینے کی مدت مقرر کر دی کہ یا تو اس دوران میں اپنے تعلقات درست کر لو، ورنہ ازدواج کا رشتہ منقطع کر دو تاکہ دونوں ایک دوسرے سے آزاد ہو کر جس سے نباہ کر سکیں، اس کے ساتھ نکاح کر لیں۔

وَاِنۡ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۲۷﴾

وَاِنۡ عَزَمُوا - اور اگر وہ پختہ ارادہ کریں

الطَّلَاقَ - طلاق کا

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو یقیناً اللہ

سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ - خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے

چار ماہ کا عرصہ گزر جانے پر شوہر کو بہر حال فیصلہ کرنا ہے کہ وہ یا تو رجوع کرے یا طلاق دے۔ اب عورت کو مزید "معلّق" نہیں رکھا جاسکتا

اور اگر انہوں نے طلاق کی ہی ٹھان لی ہو تو جان لیں کہ اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے

But if their intention is firm for divorce, Allah hears and knows all things.

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ

وَالْمُطَلَّقٰتُ - اور طلاق شدہ عورتیں

مُطَلَّقَہ - طلاق یافتہ عورت

يَتَرَبَّصْنَ - انتظار کریں

بِاَنْفُسِهِنَّ - اپنے نفس کے ساتھ (اپنے تئیں)

ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ - تین مدت حیض

قُرُوء - اس کے دو معنی کیے گئے ہیں
۱- حیض ۲- دو حیض کے درمیان کی مدت

وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ - اور حلال نہیں ان کے لیے

اَنْ يَّكْتُمْنَ - کہ وہ چھپائیں

مَا خَلَقَ اللّٰهُ - جو پیدا کیا اللہ نے

فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ - ان کے رحموں میں

اَرْحَام - رحم کی جمع

اِنۡ كُنَّ يُؤۡمِنَّ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ وَبُعُوۡلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ اِنۡ اَرَادُوۡۤا اِصۡلَاحًا ؕ

اِنۡ كُنَّ يُؤۡمِنَّ ۔ اگر وہ ایمان رکھتی ہیں

بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۔اللہ پر اور یوم آخرت پر

(ب ع ل)

بَعَلَ يَبْعَلُ ، بَعْلاً ۔ شوہر ہونا

بَعْل شوہر ۔ اس کی جمع بُعُوْلَة

وَبُعُوۡلَتُهُنَّ ۔اور ان کے شوہر

اَحَقُّ ۔ زیادہ حق دار ہیں

بِرَدِّهِنَّ ۔ان کو لوٹانے کے

فِىۡ ذٰلِكَ ۔اس میں

اِنۡ اَرَادُوۡۤا ۔ اگر وہ ارادہ کریں

اِصۡلَاحًا ۔ اصلاح کرنے کا

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٨﴾

وَلَهُنَّ مِثْلُ - اور ان کے لیے ہے اس جیسا

الَّذِي عَلَيْهِنَّ - جو ان پر ہے (فرض)

بِالْمَعْرُوفِ - دستور کے مطابق

وَلِلرِّجَالِ - اور مردوں کے لیے ہے

عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ - ان پر ایک درجہ (د ر ج)

دَرَجَ يَدْرُجُ ، دَرْجًا و دُرُوجًا -
سیڑھیاں چڑھنا، آہستہ آہستہ چلنا

درجةٌ سیڑھی کا زینہ، بلندی، رتبہ

اردو میں - درجہ، درجات، استدراج، بتدریج، مندرجات، اندراج، مندرجہ

وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ - اور اللہ بالادست، حکمت والا ہے

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ
اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ
مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾

اور مطلقہ عورتیں اپنے بارے میں تین حیض تک توقف کریں، اور اگر وہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لیے جائز نہیں ہے کہ اللہ نے ان کے رحموں میں جو کچھ پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں، اور اس دوران میں ان کے شوہر ان کے لوٹانے کے زیادہ حقدار ہیں اگر وہ سازگاری کے طالب ہیں، اور ان عورتوں کے لیے دستور کے مطابق اسی طرح حقوق ہیں جس طرح دستور کے مطابق ان پر ذمہ داریاں ہیں، ہاں مردوں کے لیے ان پر ایک درجہ ترجیح کا ہے۔ اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے)

Divorced women shall wait concerning themselves for three monthly periods. Nor is it lawful for them to hide what Allah Hath created in their wombs, if they have faith in Allah and the Last Day. And their husbands have the better right to take them back in that period, if they wish for reconciliation. And women shall have rights similar to the rights against them, according to what is equitable; but men have a degree (of advantage) over them. And Allah is Exalted in Power, Wise.

محمد اقبال

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ

طلاق کے احکام اور اس کی ممکنہ مضرتوں کا انسداد

- طلاق کی عدت کا ایک مناسب زمانہ مقرر کر دیا گیا (جو گھر کے ادارے کے تعمیر نو کی ایک مہلت)، اس سے نکاح کی اہمیت، نسب کے تحفظ اور عورت کے نکاح ثانی کی سہولتوں کا انتظام کر دیا گیا
- (دورِ جاہلیت میں - عورتوں کو طلاق دے کر سالوں ان سے الگ رہتے اور اس دوران عورت نہ تو کہیں نکاح کر سکتی تھی، نہ شوہر اس کے مصارف کی خبر گیری کرتا۔ ایک ظلم کا ضابطہ)
- طلاق کے بعد شوہر کو رجوع کا حق ہے۔ کیونکہ شرعا مطلوب ملاپ ہے نہ کہ تفرقہ
- طلاق یافتہ عورت سے تین طھر (عدت) مکمل ہونے سے پہلے نکاح کرنا حرام ہے
- مطلقہ عورتیں اپنی عدت کی مدت کم یا زیادہ کرنے کی خاطر اپنے حمل یا حیض کو نہ چھپائیں
- عورت اور مرد دونوں ایک دوسرے کے مقابلے میں (عقلی اور شرعی بنیاد پر). برابر کے حقوق
- ان کے ایک جیسے حقوق کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ بطور مطلق مساوی ہیں کیونکہ مرد خلقت کے لحاظ سے کچھ خصوصیات کے حامل ہیں کہ جن کی وجہ سے انہیں مخصوص حقوق بھی حاصل ہوں گے

اضافی مواد

Reference Material

عدت

عدت: کے لغوی معنی شمار کرنے کے ہیں، شرعی اصطلاح میں عدت اس معین مدت کو کہتے ہیں جس میں شوہر کی موت یا طلاق یا خلع کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان جدائیگی ہونے پر عورت کے لئے بعض شرعی احکامات کی پابندی لازم ہو جاتی ہے

- عدت کی شرعی حیثیت: امت مسلمہ میں بالاتفاق شوہر کی موت یا طلاق یا خلع کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان جدائیگی ہونے پر عورت کے لئے عدت واجب (فرض) ہے
- عدت کو واجب قرار دینے کی اہم مصلحت اس بات کا یقین حاصل کرنا ہے کہ پہلے شوہر سے عورت کو حمل نہیں ہے اور اگر ہے تو اس بچے یا پھر آئندہ کے رشتے سے ہونے والے بچے کے نسب میں کوئی شبہ باقی نہ رہے
- عدت دو وجہوں سے واجب ہوتی ہے:

1. شوہر کی موت کی وجہ سے
2. طلاق یا خلع کی وجہ سے

عدت کے مسائل

- مطلقہ یا بیوہ عورت کو عدت کے دوران بلا عذر شرعی گھر سے باہر نکلنا نہیں چاہئے
- کسی وجہ سے شوہر کے گھر عدت گزارنا مشکل ہو تو عورت اپنے میکے یا کسی دوسرے گھر میں بھی عدت گزار سکتی ہے
- عورت کے لئے عدت کے دوران دوسری شادی کرنا جائز نہیں ہے، البتہ رشتہ کا پیغام عورت کو اشارۃً دیا جاسکتا ہے (البقرۃ)
- جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو اس کو عدت کے دوران خوشبو لگانا، سنگھار کرنا، سرمہ اور خوشبو کا تیل بلا ضرورت لگانا، مہندی لگانا اور زیادہ چمک دمک والے کپڑے پہننا درست نہیں ہے۔
- عدت کی مدت قمری مہینوں کے حساب سے شمار ہوگی
- عدت کے دوران عورت کے نان و نفقہ کی مکمل ذمہ دار شوہر پر ہوگی
- انتقال/طلاق کی صورت میں عورت کا عدت نہ کرنا یا مکمل نہ کرنا، اللہ کے قانون کو توڑنے کا گناہ- جو ایک بڑا گناہ ہے

عدت کی مدت - مختلف عورتوں کے لیے مختلف

- وہ صغیرہ جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئی اور اسے حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہے
- وہ عورت جس کو بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنا بند ہو چکا ہے، ان کو اگر طلاق ہو جائے تو ان کی عدت تین ماہ ہے
- حاملہ عورت - اگر اسے طلاق مل جائے یا شوہر مر جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے
- وہ عورت جو حاملہ نہ ہو اور اس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے
- وہ عورت جو نہ حاملہ ہو نہ صغیرہ ہو یعنی نہ نابالغ ہو اور آزاد ہو اور جس سے خلوت صحیحہ ہو چکی ہو اگر اسے طلاق مل جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے
- وہ عورت جسے خلوت صحیحہ سے پہلے ہی طلاق مل جائے اس کی کوئی عدت نہیں